محمد ایوب قادری　　　(قسط ۱)

تحریکِ مجاہدین کے
چند نامور مصنفین

سید احمد شہید نے شاہ ولی اللہ کی تحریک کے عملی پہلو جہاد کو روبعمل لاکر ملت اسلامیہ کو سرخرو کرنے کوشش کی۔ اس کے ساتھ ہی ان کی تحریک کے علماء نے اصلاح معاشرہ کی بھی کوشش کی ہے ان کے ساتھ علماء کی ایک پوری جماعت تھی جو کتابیں اور رسالے لکھ کر تطہیر معاشرہ کی کوشش کر رہی تھی۔ مولانا اسماعیل شہید کے تقویۃ الایمان اور مولانا خرم علی بلہوری کے رسالہ نصیحۃ المسلمین نے جو کام کیا ہے وہ تاریخ اصلاح امت کا روشن باب تھے۔ یہاں ہم ان علمائے کرام کی کوششوں کا تعارف کرا رہے ہیں۔

مولوی محمد نورالدین چاٹگامی

مولوی محمد نورالدین ولد محمد اشرف اسلام آباد عرف چاٹگام کے رہنے والے تھے علوم مروجہ کی تحصیل کے بعد جب کلکتے پہنچے تو بعض احباب کی فرمائش پر قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی مشہور کتاب بالا بدمنہ کا اُردو ترجمہ ۱۲۱۲ھ میں کیا۔[1] مولوی نورالدین آغاز کتاب میں لکھتے ہیں:۔

---

[1] اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ راقم کے پاس موجود ہے۔

"بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر عصیاں آگیں محمد نورالدین ولد محمد اشرف غفرہ اللہ ولوالدیہ متوطن اسلام آباد عرف چاٹگام حضرت اہل دین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یہ عاصی پر معاصی علوم تحصیل کرنے کے قصد سے اول عمر میں حسب تقدیر ملک ہندوستان میں گیا تھا پھر ایک مدت طویل کے بعد طرف وطن مالوف آبائی کے رجوع کرتے وقت ۱۲۱۲ھ ہجری قدسی میں جب دارالامارۃ کلکتہ کے اندر پہنچا تب بعض احباب وطن نے فرمائش کی کہ رسالہ متبرکہ مالا بد منہ تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول و منقول قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہا مفسر کلام اللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان میں ترجمہ کرے تا عوام کو نفع پہنچے بس اس عاجز گنہگار نے نسخہ متبرکہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات کا سمجھ کر ارشاد احباب کا بجا لا کر جو مقام دقیق صاحب تھا اس کو خوب سا واضح کر دیا اور فوائد بدیع بھی جا بجا لکھ دیئے کیونکہ غرض ترجمہ کرنے سے سمجھنا عوام کا ہے اور نام اس ترجمہ کا کشف الحاجۃ رکھا"

صفات باری تعالیٰ کا بیان ملاحظہ ہو[۱]

"حمد اور تعریف اس خدا کے لئے ہے کہ آپ نبی پاک ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمام شے اس کے پیدا کرنے کے سبب سے موجود اور وجود اور بقا میں اس کے محتاج ہیں اور وہ کسی چیز کا محتاج نہیں اور وہ اکا ہے ذات اور صفات میں اور کار و بار میں اور کسی شخص کو اس کے ساتھ کسی کام میں ساجھا نہیں اور نہ وجود اس کا مانند وجود اشیاء کے اور نہ حیات اس کی مانند حیات اشیاء کے اور نہ علم اس کا مانند علم مخلوق کے اور نہ سننا اور نہ دیکھنا اور نہ ارادہ اور قدرت اور کلام ان کا مانند سننے اور دیکھنے اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات کے ۔ ہاں حق تعالیٰ کا ان صفات کے ساتھ مخلوقات کی ان

---

[۱] کشف الحاجۃ ترجمہ مالابد منہ صفحہ ۳-۴

صفات کو شرکت رسمی ہے نہ حقیقی اور شرکت رسمی کے یہ معنی ہیں جس طرح حق تعالیٰ کو عالم کہتے ہیں اسی طرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہیں لاکن اس عالم حقیقی کے علم کمال کے ساتھ کیا نسبت ہے اس مشت خاک کے علم کو،

وقس علیہ صفات البواقی اور تمام صفتیں اور سب کا رو بار حق تعالیٰ کے بے مانند اور بے مثل ہیں"

مولوی ظہور الحق عظیم آبادی

مولوی ظہور الحق بن شاہ نور الحق تپاں سنہ ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء میں پیدا ہوئے خانقاہ قلندریہ عمادیہ کے رکن اور مشہور علمی خاندان کے فرد تھے سنہ ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء میں علوم مروجہ کی تحصیل سے فراغ حاصل کیا ان کے چار رسالے (۱) فضائل رمضان (۲) رسالہ نماز (۳) رسالہ فیض عام (۴) رسالہ کسب النبی اردو زبان میں دستیاب ہوئے ہیں یہ چاروں رسالے کتب خانہ خانقاہ عمادیہ (پٹنہ) میں موجود ہیں۔ رسالہ فضائل رمضان، رسالہ نماز زمانہ طالب علمی کی یادگار ہیں۔ رسالہ فیض عام سنہ ۱۳۳۸ھ میں اور رسالہ کسب النبی سنہ ۱۳۳۳ھ میں تالیف کیے [1] مولوی ظہور الحق کو شاعری سے بھی ذوق تھا خانقاہ سلیمانیہ (پھلواری) میں ان کے اردو مراثی کی ایک بیاض محفوظ ہے۔

رسالہ کسب النبی ؐ

مختصر سا رسالہ ہے اہل حرفت کو لوگ بری نظر سے نہیں دیکھتے تھے مولوی ظہور الحق نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ان خیالات کا رد کیا ہے اسلامی مساوات اور کسب حرفت

---

[1] بہار میں اردو زبان و ادب کا ارتقاء از اختر اورینوی ۴۲۔۳۵ (پٹنہ سنہ ۱۹۵۷ء)

کی عظمت واہمیت پر زور دیا ہے رسالہ کسب النبیؐ کا نمونہ ملاحظہ ہو۔[1]

"تحقیق اس مقام کی یوں ہے کہ سارے نبیوں نے جو حرفت کیا اس واسطے کہ بے منت خلق کے ان باتوں کو خلائق پر کھولیں اور کسی سے ان کی آنکھ نہ دبے یہ اب جو دین میں خرابی پڑی تو اکثر حرفت کے چھوڑنے ہی سے پڑی کیوں کہ جب حرفت اور کسب کو لوگ معیوب سمجھنے لگے ہیں تب کوئی ملا بنا لوگوں کو علم دنیوی سکھا کر پیسہ کمانے لگا اور کوئی مال سمیٹنے کی نیت سے واعظ بنا اور کوئی قاضی ومفتی ذنگی کا بن کر خلاف قرآن وحدیث کے آئین انگریزی پر فتویٰ دینے لگا اور کسی نے سود اور رشوت کا دروازہ کھولا اور کسی نے چوری اور دغا بازی پر کمر باندھی الغرض حرفت اور ہنر کو چھوڑ کر بہتیرے اپنا دین برباد کیے اور دنیا اختیار کر کے شاد ہوئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان باتوں سے بچاوے اور نبیوں کی چال چلاوے"

مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی

مولوی محمد اسماعیل بن مولوی عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی ۱۱۹۷ھ میں پیدا ہوئے[2] نہایت ذہین وطباع اور حاضر دماغ تھے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی والد کے انتقال کے بعد شاہ عبدالعزیز نے تعلیم وتربیت فرمائی علم حدیث شاہ عبدالعزیز سے حاصل کیا۔ پندرہ سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہوگئے محمد اسماعیل شہید نے دین کی بڑی خدمت کی مسلمانوں میں شرک وبدعت کی رسمیں جاری تھیں۔ ان کا خوب رد کیا احیائے دین اور بدعت کی بیخ کنی اسماعیل شہید کا مقصد حیات تھا۔ سید احمد شہید کی قیادت میں سکھوں سے جہاد کیا اور بالا کوٹ کے میدان میں ۱۲۴۶ھ

---

[1] رسالہ کسب النبی از مولوی ظہور الحق ص ۹ (مطبع حیدری بمبئی ۱۲۸۹ھ)

[2] شاہ اسماعیل شہید کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو تذکرہ علمائے ہند ص ۱۴۲ تا ۱۴۳

شہید ہوئے [۵۱] محمد اسماعیل شہید کی تصنیفات سے تقویۃ الاعلان، صراط مستقیم تنویر العینین، ایضاح الحق، منصب امامت، عبقات وغیرہ مشہور ہیں

تقویۃ الایمان

تقویۃ الاعلان کی زبان نہایت صاف، سادہ اور سلیس اردو ہے صرف کہیں کہیں الفاظ کی ترتیب اور انداز بیان میں قدامت کا رنگ جھلکتا ہے نمونہ ملاحظہ ہو [۵۲]

"اللہ کی راہ بھولنا یوں بھی ہوتا ہے کہ حرام و حلال میں امتیاز نہ کرے۔ چوری اور بدکاری میں گرفتار ہو جائے۔ نماز روزہ چھوڑ دے۔ جورو بچوں کا حق تلف کرے ماں باپ کی بے ادبی کرے لیکن جو شرک میں پڑا وہ سب سے زیادہ بھولا اس لئے کہ وہ ایسے گناہ میں گرفتار ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز نہ بخشے گا اور سارے گناہوں کو شاید اللہ تعالیٰ بخش بھی دیوے..... شرک نہ بخشا جاوے گا جو اس کی سزا ہے مقرر ملے گی"

ملا محمد عمران رام پوری

محمد عمران رام پور بن غفران، رام پور (یوپی) کے رہنے والے تھے اپنے والد نیز مولوی حیدر علی رام پوری سے علوم مروجہ کی تحصیل کی نہایت عالم و فاضل ہوئے تمام عمر درس و تدریس اور اصلاح و ہدایت میں گزار دی ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء میں مولوی حیدر علی کے ہمراہ کلکتے گئے بنگال کے ایک باشندے کی تحریک اور مولوی حیدر علی رام پوری کے ارشاد سے ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۰ء میں ملا محمد عمران نے تجہیز تکفین کے مسائل پر اردو زبان میں ایک رسالہ لکھا جس کا تاریخی

---

[۵۱] راقم کے ذخیرہ کتب میں تقویۃ الایمان کا ایک نسخہ ۱۲۴۳ھ کی کتابت شدہ ہے یعنی شاہ اسماعیل شہید کی شہادت تین سال قبل بدایوں میں محمد سلیم اللہ بدایونی نے نقل کیا ہے

[۵۲] تقویۃ الایمان از مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی ص ۹-۱۰ (مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلوی)

کی دعوت کو قائم رکھا۔ اور اس غرض سے مستقل طور پر تصنیف و تالیف میں مشغول ہوگئے۔ نصیحۃ المسلمین، تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار، رسالہ جہادیہ، غایۃ الاوطار (ترجمہ درالمختار) شفاء العلیل (ترجمہ قول الجمیل)، ترجمہ مرالشہادتین، رسالہ منع قراءت خلف الامام، مولوی خرم علی کی مشہور تصانیف ہیں۔ اور یہ تمام تصانیف اردو زبان میں ہیں۔ مولوی خرم علی کا انتقال قصبہ آسیون ضلع اوناؤ۔ یوپی میں ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء میں ہوا۔

نصیحۃ المسلمین

یہ ۱۲۳۸ھ / ۱۸۲۳ء کی تصنیف ہے۔ اس رسالے میں شرک و بدعت کی حقیقت اور اس کی برائیوں کو بڑے اچھے انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

"مسلمان کو لازم ہے کہ اعتقاد کو موافق قرآن اور حدیث کے درست کرے اور قصوں اور نقلوں کو اعتقاد میں دخل نہ دے بہت خلقت کا اعتقاد اس سبب سے بگڑ گیا ہے کہ فلانے بزرگ سے یہ ہوا تھا اور فلانے پیر نے یہ کیا۔ قربان اس مسلمان پر کہ قرآن و حدیث کو تو طاق میں رکھا اور وہ ہی قصوں اور کہانیوں پر اعتقاد باندھا اس کلام سے کوئی اولیاء کی کرامات کا انکار نہ سمجھے کیونکہ یہ مقرر ہے کہ حق تعالیٰ کبھی اولیاء کے ہاتھ سے کرامات ظاہر کروا دیتا ہے تا لوگوں کو ان کی بزرگی اور تعظیم معلوم ہو لیکن ہر وقت ان کو یہ اختیار نہیں کہ جس چیز کو جب چاہیں سو کر دیں پھر جب ان کو اختیار کلی نہ ہو تو ان سے حاجت مانگنا محض نادانی ہے رہا خدا کی جناب ان سے دعا کروانا سو اس کو منع کوئی نہیں کرتا"

ف۱ مولوی خرم علی کے حالات کے لئے ہو تذکرہ علمائے ہند ۱۷۸۔۱۷۹

ف۲ مولانا خرم علی بلہوری از عبدالحلیم چشتی معارف (اعظم گڑھ)

ف۳ نصیحۃ المسلمین از مولوی خرم علی ص ۲۹ مطبع محمدی محمد حسین لکھنوی ۱۲۶۰ھ / ۱۸۴۴ء

نام وہ تجہیز تکفین مسلمان کی" ہے ملا محمد عمران کا انتقال ۱۲۷۱ھ میں ہوا۔ ۵۱؎

تجہیز و تکفین مسلمان کی

نمونہ ملاحظہ ہو ۵۲؎

" جنازہ اُٹھانے اور ساتھ چلنے میں جنازہ لے جانا اس وضع سے سنت ہے کہ مردے کو چار پائی پر یا مثل چار پائی کے جو کچھ ہو اوس پر لٹا کے اوس کے چاروں کونے چار مرد کندھوں پر رکھ کر لے چلیں مگر ضرورت کے وقت کہ اٹھانے والے کم ہوں تو جس قدر میسر ہوں جائز ہے جس وقت کہ جنازے چلیں تو مستحب ہے کہ اول دس دس قدم چاروں طرف سے لیں ...... حدیث میں آیا ہے کہ چالیس گناہ کبیرہ مومن ان چالیس قدموں کے اُٹھانے والے کے حق تعالیٰ بخشتا ہے ارتھی پر جنازہ لے جانا منع ہے اس لئے کہ اس میں مشابہت ہنود سے ہے

مولوی خرم علی بلہوری

مولوی خرم علی قصبہ بلہور (مضاف کان پور) میں پیدا ہوئے علوم مروجہ کی تحصیل اساتذہ وقت سے کی مرزا حسن علی صغیر لکھنوی کے حلقۂ درس میں حدیث کی سند لی سید احمد شہید کے مرید و خلیفہ تھے مولوی خرم علی ردِّ بدعت اور احیائے سنت کے لئے جہاد بالقلم کی راہ اختیار کی تصنیف و تالیف اور وعظ و تبلیغ سے سید احمد شہید کی

۵۱؎ ملا عمران کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) مرتبہ محمد ایوب قادری ص ۔ ۷ (کراچی ۱۹۶۰ء)

۵۲؎ تجہیز تکفین مسلمان کی [illegible] محمد عمران رام پوری ص ۔ ۲ (مطبع مرتضوی ۱۲۸۳ھ)